



## ۵۔ علم

### فانی بدایونی



**پہلی بات:** ایک مرتبہ سکندر اعظم اپنے استاد مشہور فلسفی ارسطو کے ساتھ ایک طوفانی دریا کو عبور کر رہا تھا۔ سکندر نے پہلے آگے بڑھ کر دریا پار کیا، پھر ارسطو دریا میں اُترا۔ کنارے پہنچ کر ارسطو نے اس کی وجہ دریافت کی تو سکندر نے پہلے دریا پار کرنے کی اپنی گستاخی پر معافی طلب کی اور کہا کہ مجھے اس دریا میں ڈوب جانے کا خطرہ تھا۔ ایک بادشاہ کی موت کے مقابلے میں ایک عظیم فلسفی اور عالم کی موت دنیا کے لیے یقیناً زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی۔ ایک مشہور قول کے مطابق ایک عالم کی موت عالم کی موت ہے۔ ذیل کی نظم میں علم کی خوبیاں بڑے دلکش انداز میں بیان کی گئی ہیں۔

**جان پہچان:** فانی بدایونی اردو کے ممتاز غزل گو شعرا میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کا اصل نام شوکت علی خان تھا۔ ۱۳ ستمبر ۱۸۷۹ء کو وہ بدایوں کے ایک قصبہ اسلام نگر میں پیدا ہوئے۔ فانی بدایونی بریلی سے بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد ڈپٹی انسپکٹر مدارس بن گئے۔ پھر ایل بی کا امتحان پاس کر کے بدایوں میں وکالت کی لیکن اس پیشے سے انھیں دلچسپی نہ تھی۔ آخری عمر میں انھوں نے حیدرآباد کے ایک سرکاری اسکول میں صدر مدرس کے فرائض بھی انجام دیے۔ 'کلیات فانی' اور 'باقیات فانی' ان کے کلام کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ درد انگیزی، احساس کی شدت اور خیال کی گہرائی ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ ۲۷ اگست ۱۹۶۱ء کو وہ حیدرآباد میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

اے علم ، تری ذات سے دنیا کا بھلا ہے      دنیا ہی نہیں ، دین کی بھی تجھ پہ بنا ہے  
تو جس کے نہیں پاس ، وہ انسان نہیں ہے      انساں کو شرف ، علم سے خالق نے دیا ہے  
تو ہے وہ خزانہ کہ جسے تو نہیں حاصل      گر شاہِ زماں بھی ہو تو مفلس ہے ، گدا ہے  
کھویا نہیں ، جس نے تجھے جس وقت بھی پایا      بھولا نہیں ، جس نے کہ تجھے سیکھ لیا ہے  
تیرے ہی سبب سے ہے فلاطوں کی یہ شہرت      رتبہ یہ ارسطو کو بھی تو نے ہی دیا ہے  
کس خطہ دنیا میں نہیں تیری حکومت      شاہوں کا سر آگے ترے ہر وقت جھکا ہے  
گمراہ رہے خلق ، اگر تو نہ ہو رہبر      گر تو نہ کہے ، کس کو خبر ، کون خدا ہے  
ہے صنعت و حرفت میں بھی ممتاز وہی قوم      سو جان سے جو تیری اداؤں پہ فدا ہے  
جس نے تجھے چھوڑا ، وہ گیا دونوں جہاں سے      بے دین ہے ، رسوائے زمانہ ہے ، برا ہے



چکھ ذائقہ علم خدا کے لیے ، فانی  
ایسا تجھے کیا اپنی جہالت میں مزا ہے



## خلاصہ کلام :

شاعر نے اس نظم میں علم کی اہمیت بیان کی ہے۔ دنیا کی کامیابی اور دین کی بنیاد علم ہی پر ہے۔ علم جیسی قیمتی چیز حاصل کر کے ہی افلاطون اور ارسطو مشہور ہوئے۔ دنیا کے ہر حصے میں علم کی اہمیت تسلیم کی جاتی ہے۔ اگر علم نہ ہو تو انسان خدا کو بھی نہ پہچانے اور گمراہ ہو جائے۔ علم ہی کے سبب قوموں نے صنعت و حرفت کے شعبے میں بھی نام کمایا ہے۔ جن لوگوں نے علم سے کنارہ کشی اختیار کی، وہ دونوں جہاں کی کامیابی سے محروم رہے۔

## معنی و اشارات



حرف ت - کاری گری، ہنر  
سوجان سے فدا ہونا - بہت محبت کرنا  
رسوائے زمانہ - دنیا میں ذلیل

بنا - بنیاد  
خالق - مراد اللہ تعالیٰ  
شاہِ زماں - دنیا کا بادشاہ

## مشق

### وسعت میرے بیان کی

بہت علم والے کو 'عالم' کہتے ہیں۔ اس مثال کے مطابق ذیل کے فقرے کے لیے ایک لفظ لکھیے :

عقل والا، صبر کرنے والا، ظلم کرنے والا، ظلم سہنے والا، قتل کرنے والا، حکومت کرنے والا، غفلت کرنے والا

### لغت کا استعمال

(الف) نیچے دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خانہ

پُر کیجیے اور ان الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کیجیے :

معلمین، علمیت، معلم، علما، معلوم، عالم، معلمات

|   |   |   |   |   |
|---|---|---|---|---|
|   |   | ع | ل | م |
|   |   | ع | ل |   |
|   |   | ع | م |   |
|   |   | ع | ل |   |
| م |   | ل |   |   |
|   | ت |   | ل |   |
|   | ا |   | ل | م |
|   |   | م | ع |   |

### ایک جملے میں جواب لکھیے :

- ۱۔ سکندر نے پہلے دریا کیوں پار کیا؟
- ۲۔ فانی نے وکالت کیوں چھوڑی؟
- ۳۔ فانی بدایونی کی شاعری میں کون سی خصوصیات موجود ہیں؟
- ۴۔ خدا نے انسان کو کس چیز کے سبب عزت بخشی ہے؟
- ۵۔ علم کی رہبری نہ ہونے سے انسان کا کیا نقصان ہوتا ہے؟

### مختصر جواب لکھیے :

- ۱۔ علم کو چھوڑ بیٹھنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے؟
- ۲۔ کن مثالوں سے واضح کیا گیا ہے کہ انسان کی بھلائی کا دار و مدار علم پر ہے؟
- ۳۔ شاعر نے علم کے کون سے فائدے بیان کیے ہیں؟

### نظم کی مدد سے اشعار مکمل کیجیے :

- ۱۔ تیرے ہی سبب سے ہے فلاطون کی یہ شہرت
- ۲۔ گمراہ رہے خلق، اگر تو نہ ہو رہبر
- ۳۔ ہے صنعت و حرفت میں بھی ممتاز وہی قوم
- ۴۔ جس نے تجھے چھوڑا، وہ گیا دونوں جہاں سے

❖ غیر متعلقہ لفظ کے اطراف دائرہ بنائیے :

|            |       |        |       |
|------------|-------|--------|-------|
| ۱۔ مفلس    | گدا   | امیر   | غریب  |
| ۲۔ افلاطون | سقراط | ارسطو  | سکندر |
| ۳۔ دنیا    | جگ    | کائنات | چاند  |
| ۴۔ مخلوق   | خدا   | رب     | خالق  |



’علم کی اہمیت‘ کے موضوع پر پندرہ سطریں لکھیے۔

سرگرمی/منصوبہ :

علم سے متعلق اقوال زریں تلاش کر کے اپنی بیاض میں نقل کیجیے۔

اضافی معلومات

فاسٹ فوڈ اور اس کے نقصانات

فاسٹ فوڈ یعنی وہ غذا جو کم وقت میں تیار ہو۔ اس اصطلاح کا اندراج ۱۹۵۱ء میں پہلی بار انگریزی لغت میں ہوا۔ فاسٹ فوڈ میں پڑا، برگر، چپس، سینڈویچ، نوڈلس، فرائڈ رائس، شاورما، اُپما، سموسے، وڈا پاؤ، پیسٹری وغیرہ شامل ہیں۔ ان غذاؤں میں کاربوہائیڈریٹ، چکنائی، شکر، نمک، مختلف قسم کے مسالے اور کیمیائی مادے زیادہ مقدار میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ انھیں دلکش بنانے کے لیے مصنوعی رنگ اور خوشبو کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ مسالوں کا استعمال فاسٹ فوڈ کو زیادہ لذیذ اور چھٹا بنا دیتا ہے۔ اس لیے یہ لوگوں کی پہلی پسند بن گئے ہیں۔ خاص طور پر بچے اور نوجوان اسے بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔

کبھی کبھی وقت کی کمی کے پیش نظر فاسٹ فوڈ کے استعمال میں ہرج نہی لیکن انسان اس کا عادی ہو جائے تو یہ صحت کو متاثر



کرتی ہے۔

ہر کام کے اُصول ہوتے ہیں لہذا کھانا کھانے کے بھی چند اُصول ہیں۔ کھانا اطمینان و سکون سے کھایا جائے۔ ہر نوالے کو زیادہ سے زیادہ چبایا جائے تاکہ غذا باریک ہو جائے اور اس میں لعاب و ہن مناسب مقدار میں شامل ہو۔ اس سے غذا آسانی سے ہضم ہوتی ہے۔

فاسٹ فوڈ کھاتے وقت عموماً ان باتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اسے تیزی سے کھایا جاتا ہے۔ یہ عمل ہاضمے پر مضر اثر ڈالتا ہے۔ اس میں استعمال ہونے والے مسالے معدے میں تیزابیت پیدا کرتے ہیں جو آگے چل کر السر کا سبب بنتے ہیں۔ فاسٹ فوڈ میں ریشے دار جز کی غیر موجودگی سے قبض پیدا ہوتا ہے جو پیٹ درد اور بے چینی کا باعث بنتا ہے۔ چکنائی کی زیادہ مقدار جسم کو فربہ بناتی ہے اور خون میں کولیسٹرال کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے۔ کولیسٹرال خون کی نالیوں کی اندرونی دیواروں میں جمنا جاتا ہے جس کی وجہ سے خون کی نالیوں کا قطر کم ہوتا جاتا ہے۔ نتیجے میں بلڈ پریشر میں اضافے اور دل کے امراض کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

فاسٹ فوڈ میں موجود سوڈیم بھی بلڈ پریشر کا باعث بنتا ہے۔ ان غذاؤں میں شکر وافر مقدار میں پائی جاتی ہے جس سے انسان ذیابیطس میں مبتلا ہوتا ہے۔

بچے چونکہ فاسٹ فوڈ کے عادی ہوتے جا رہے ہیں اس لیے ان میں اس کے خطرناک اثرات نظر آتے ہیں۔ اس سے بچوں میں موٹاپے کا تناسب بڑھتا ہے۔ ایسے بچے سست، کاہل اور چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔ ان میں افسردگی اور بددلی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بچوں کی دماغی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔

فاسٹ فوڈ کے مضر اثرات سے بچنے اور صحت مند رہنے کے لیے ہر انسان کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اس سے پرہیز کرے اور متوازن غذا کا استعمال کرے جس کے ذریعے ہمیں تمام غذائی اجزاء مناسب مقدار میں حاصل ہوتے ہیں۔ متوازن غذا ہی ہماری بہتر صحت کی ضامن ہے۔